فوجداری قانون میں اصلاح سے آگاہی پروجیکٹ

(CLRAP)

اس ویب سائٹ کا مقصد وزارت داخلہ کے ذریعے تشکیل دی گئی 'کمیٹی فار ریفارمز ان کریمنل لاز' کے حوالےسے لوگوں کی رائے اور تبصرے کو اکٹھا کرنا، انکا مطالعہ کرنا اور انکی تشہیر کرنا ہے۔ کمیٹی کا منشور غیر واضح ہے، لیکن یہ ظاہر ہے کہ اس کا مقصد ہندوستان کے فوجداری قانون میں ایسی تدیلیوں کی سفارش کرنا ہے جس کے نتائج دور رس ہونگے۔ اس عمل سے ہندوستان کا ہروہ شخص متاثر ہوگا جس کا سا بقہ فوجداری قانون سے پڑیگا، چاہے ایک ملزم/مجرم کی حیثیت سے ہو یا ایک مظلوم کی حیثیت سے، یا پھر صرف ایک معمولی شہری کی حیثیت سے جو ایک امن پسند اور انصاف پسند معاشرے میں زندگی بسر کرنا چاہتا ہے۔ مزید یہ کہ فوجداری قانونی نظام کا اثر مختلف لوگوں پر مختلف طرح سے ہوتا ہے۔ مذہبی اقلیتوں کے ساتھ ساتھ غریب، دلت اور آدیواسی سماج، فوجداری قانونی نظام کے سبب پولیس اہلکار کے تشدد کا شکار بنتے ہیں، انہیں لمبے عرصے تک زیر سماعت قیدی کی شکل میں جیلوں میں رہنا پڑتا ہے، اور نا قص قانونی امداد کے سبب انہیں سخت سزا سے بھی دوچار ہونا پڑتا ہے۔ خواتین بشمول دیگر جنسی اقلیت جنہیں بہت زیادہ جنسی تشدد کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اکثرو بیشتر فوجداری قانونی نظام کی سخت گیری کا شکار بنتے ہیں ۔ چونکہ فوجداری قانون میں اصلاحات کا اثر ہم سب پر پڑیگا، اور ظاہر ہے اس کا اثر ہمارے معاشرے کے پسماندہ طبقے پر زیادہ پڑیگا ، لہذا یہ بہت ضروری ہے کہ جو کچھ کیا جارہا ہے ہم اسے سمجھنے کی کوشش کریں۔ اس ویب سائٹ کا یہی مقصد ہے کہ فوجداری قانون میں اصلاح کا جو عمل ہے یا اصلاح کرنے کے لئے جو طریقہ کار اختیار کیے جا رہے ہیں، ان میں کیا خامیاں ہیں انہیں سمجھا جا ئے۔

اس پیج پر ہم کمیٹی کی تشکیل اور کار روائی سے متعلق اہم اعتراضات کا خلاصہ کریں گے۔ جو خواص اعتراضات ہیں ان کا تعلق بنیادی طورپر کمیٹی کی تشکیل میں نمائندگی کے فقدان،غیر شفافیت، لوگوں سے پوچھے گئے سوالات کا ڈیزائن، اور مطلوبہ کام کو مکمل کرنے لئے محدود میعاد کے تعین سے ہے۔ ہم نے اپنے خدشات اور اعتراضات پر اس طرز سے گفتگو کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ ہر کسی کو سمجھ میں آے (چاہے آپ نے کوئی قانونی تربیت لی ہو یا نہ لی ہو)۔ ہمارا مقصد اس بات کی طرف توجہ دلانا ہے کہ کمیٹی کیسے کام کریگی یہ ایک عوامی مفاد کا معاملہ ہے، اور اسی لئے، ہم سب کو اس بارے میں فکر مند ہونے کی ضرورت ہے۔

گرچہ کمیٹی یہ دعوی کرتی ہے کہ اسکا مقصد آئینی اقدار، سماج کے ہر فرد، طبقے اور ملک کے تحفظ کو دھیان میں رکھ کر اصلاح کرنا ہے، مگر یہ بات نوٹ کرنے کی ہے کہ یہ سب ایسے وقت میں کیا جا رہا ہے جو با لکل بھی سازگار نہیں ہے۔ ملک کے لوگ

عالمی وبا کووڈ-19 سے دوچار ہیں۔ اور ایسے دور میں حکومت نے پہلے ہی کئی ایسی اصلاحات کی تجویز پیش کی ہوی ہیں، جنکا تعلق سیدھے سیدھے شہریوں کے حقوق (مزدوری، ماحولیاتی اور اراضی سے متعلق حقوق) سے ہے اور جنکے نتائج بھی دور رس ہونے والے ہیں۔ حکومت، طلباء، سماجی کارکن، اقلیتوں اور دیگر ماہرین تعلیم کے خلاف سخت فوجداری قانون کا پہلے سے ہی بیجا استعمال کر رہی ہے، مثلا این ایس اے 1980، یو اے پی اے ایکٹ 1967 وغیرہ وغیرہ۔ اب ان سب کے بیچ میں، یہ بہت ہی اہم ہو جاتا ہے کہ ایک ایسی کمیٹی جسے یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ وہ فوجداری قانون میں وسیع پیمانہ پر اصلاح کرے، وہ نہ صرف بہت شفافیت اور جوابدہی کے ساتھ اپنا کام کرے بلکہ یہ بھی یقینی بنائے کہ انصاف کی بالا دستی قائم رہے۔ یہ بات درست ہے کہ فوجداری قانون میں بڑے پیمانے پر اصلاح کی بلا شبہ ضرورت ہے، مگر کمیٹی سے متعلق جو مندرجہ ذیل سوالات/خدشات ہیں ان کے پیش نظر ایسا ہر گز نہیں لگتا کہ یہ (کمیٹی) اپنی ذمہ داری منصفانہ طور پر نبھا پائے گی۔

1۔ غیر شفافیت

الف) جس دن اس کمیٹی کا قیام عمل میں آیا، تب سے لیکر آج تک عوام کو یہ نہیں بتایا گیا ہے کہ کمیٹی کن شرائط اور ضوابط کے تحت اپنا کام انجام دیگی۔

ب) کمیٹی نے یہ بھی وعدہ نہیں کیا ہے کہ وہ مشاورت کے عمل کے دوران موصول ہونے والے سبھی جوابوں کی اشاعت کریگی۔

2۔ ٹائم لائن

الف) کمیٹی کا قیام تب عمل میں آیا ہے جب پوری دنیا کووڈ-19 سے جوجھ رہی ہے۔ تا دم تحریر، امریکہ اور برازیل کے بعد ہندوستان میں سب سے زیادہ کورونا کے معاملات ہیں۔ ہندوستان کے شہری، پہلے ہی اس وبا کے متعدد منفی اثرات سے ابھرنے کی کوشش میں جٹے ہیں۔ مثال کے طور پر صحت عامہ پر بڑھتا ہوا بوجھ اور بے روزگاری کی شرح میں اضافہ۔ اب ایسے وقت میں مشاورت کے اس عمل میں عوام سے معقول اور سنجیدہ شکرت کی توقع کرنا باالکل بھی ممکن نہیں ہے۔

ب) ویب سائٹ کے مطابق، کمیٹی کا مقصد فوجداری قانون، بشمول قانون اصلی (سبسٹانٹیو لاء)، قانون شہادتی (ایوی ڈینٹری لاء) اورقانون ضا بطہ (پرو سیجرل لاء) میں وسیع پیمانے پر اصلاح کی سفارش کرنا ہے۔ یہ تمام زمرے وسیع ہیں۔ مثال کے طور پر، قانون اصلی کا جو زمرہ ہے اس کے تحت یہ زیر غور ہوتا ہے کہ جرائم کی تعریف کیسے طے کی جائے؛ کن عمل کو مجرما نہ قراردیا جائے؛ کسی شخص کو سزاوارکب قرار دیا جا سکتا ہے حتی کہ اس کی نیت جرم کرنے کی نہیں تھی؛ کن حالات میں ایک شخص جرم کے ارتکاب کی کوشش

کےلئے ذمہ دار ٹھہرا یا جا سکتا ہے؛ کسی شخص کے قصوروار قرار دیے جانے کے بعد حکومت کو اس کے ساتھ کیسے سلوک کرنا چاہئے؛ جرم کے تمام عناصر موجود ہونے کے باوجود مدعا علیہ کو کب بری کر دینا چاہئے؛ تعزیرات ہند 1860 کی کن تعریفوں پر نظر ثانی کرنی چاہئے؛ بے عملی (ذمہ داری کا نہ نبھانا) کے لئے کب سزا دی جانی چاہئے؛ آئی پی سی کے تحت جرائم کی درجہ بندی کس طرح ہونی چاہئے اور اسی طرح کے دیگر اصلاحات جو ضروری ہوں۔ اور یہ متذکرہ قانون کی تین قسموں میں سے صرف ایک ہے، جسے کمیٹی چھ سوالناموں(جن میں مجموعی طور پر 300 سے زائد سوال ہیں) کی سیریز کے ذریعے ریویو کر رہی ہے۔ لیکن اس کے با وجود، پورے مشاورتی عمل کو صرف تین مہینوں میں مکمل کیا جانا ہے (4 جولائی 2020 سے 9 اکتوبر 2020 تک)۔ نہ تو یہ ممکن ہے اور نہ ہی ایسا ہونا چاہئے کہ پورے فوجداری قانونی نظام میں اصلاح کا عمل اس مختصر مدت میں مکمل کرلیا جائے۔ عام دنوں/حالات میں بھی، محض تین مہینوں کی متعینہ مدت میں شہریوں کے لئے ان اصلاحات کے عمل میں حصہ لینا مشکل ہے۔ اور پھر یہ کہ وبا کے اس دور میں تو یہ پوری طرح سے ناممکن ہے۔ یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ اسی پیمانہ کے اصلاحات کی غرض سے تشکیل دی گئی گزشتہ کمیٹی نے اپنی رپورٹ تیار کرنے میں ڈھائی سال کا وقت لگا یا تھا۔

3۔ سوال نامہ

الف) سوالنامے تفصیلی ہیں۔ مثال کے طور پر، صرف پہلے سوال نامہ (چھ سوال ناموں میں سے ایک) میں 46 سوالات ہیں۔

اس کے باوجود، کمیٹی کے ذریعے سوال ناموں میں نشان زد زمروں میں اصلاح کی ضرورت یا سیاق و سباق کے بارے میں کوئی رہنمائی فراہم نہیں کی گئی ہے۔ کمیٹی نے کس بنیاد پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ قانون کے ان شعبوں/زمروں میں اصلاح کی ضرورت ہے؟

ب) سوالات بھی صحیح ڈھنگ سے تیار نہیں کیے گئے ہیں۔ معنی یا تو مبہم ہیں یا پھر ناقابل فہم۔ زبان بھی ایسی ہے کہ اسے ان لوگوں کے لئے سمجھنا مشکل ہے جو قانون کے طالب علم نہیں رہے ہیں۔ مندرجہ ذیل مثال سے یہ بات واضح ہو جائے گی۔

کمیٹی کے سوالنا موں میں موجود خامیوں کی مثال:"اسٹرکٹ لیئا بیلیٹی"

(strict liability)

پہلے سوالنامہ (جو جاری کیا چکا ہے) میں ایک سوال ہے:

"Which principles regarding the object and nature of crime should guide the introduction of ***strict liability*** *offences within the I.P.C.?*

قانون کے شعبہ سے نہ جڑے ہوے لوگوں کے لئے یہ سمجھنا مشکل ہوگا کہ "اسٹرکٹ لیئابیلیٹی" کا کیا مطلب ہوتا ہے۔ کمییٹی نے خود بھی کوئی وضاحت بیان نہیں کیا ہے کہ اس اصطلاح سے وہ کیا مراد لے رہی ہے۔ اگر ہم اس اصطلاح کو سمجھنا چاہیں، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عام طور پر کسی فعل کو تب جرم سمجھا جا تا ہے جب مدعا علیہ نے اسے جان بوجھ کر سر انجام دیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہا جائے کہ "اسٹرکٹ لیئا بیلیٹی" کے زمرے میں وہ جرائم آتے ہیں جن میں جرم کے ارتکاب کرنے والے شخص کی نیت بے معنی ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر، اگر ایک چیک باؤنس ہو جاتا ہے، تو اس شخص کو جس نے چیک جاری کیا تھا محض اس بنیاد پر بری نہیں کر دیا جا تا ہے کہ اس کی نیت چیک کو باؤنس کروانے کی نہیں تھی۔ اسی طرح تیزرفتار سے گاڑی چلاتے ہوے پکڑے جانے پر، کسی شخص کو محض اس بنیاد پر نہیں چھوڑا جا سکتا کہ اس کی نیت معتینہ رفتار سے تجاوز کرنے کی نہیں تھی۔ تاہم، "اسٹرکٹ لیئا بیلیٹی" کے اس تصور کی حدود کیا ہیں، اس بارے میں قا نون کی نظرمیں یا ماہرین کے بیچ کوئی اتفاق نہیں ہے۔ اگر کوئی 'ایکس' جرم کا ارتکاب کسی مدعا علیہ کے ذریعے جان بوجھ کر نہیں بلکہ غفلت

میں ہو تا ہے، تو کچھ لوگ اسے "اسٹرکٹ لیئا بیلیٹی" جرم کہیں گے۔ وہیں دوسرے لوگ کہیں گے کہ قانون "اسٹرکٹ لیئا بیلیٹی" تب ہی عائد کرتا ہے جب اسے مدعا علیہ کو سزا دینا ہوتا ہے، چہ جائے کہ اسکا عمل ایسا نہیں تھا جو بظاہر جرم کے زمرے میں شمار کیا جا سکے۔ اس اسکول آف تھاٹ کے مطابق، ایک غافل/غیر محتاط مدعاعلیہ کا عمل ایسا ہوتا ہے جس پر الزام عائد کیا جا سکتا ہے، اس لئے کسی جرم 'ایکس' کو ہم "اسٹرکٹ لیئا بیلیٹی" کے زمرے میں نیں رکھ سکتے۔ لہذا یہ جانے بغیر کہ"اسٹرکٹ لیئا بیلیٹی" کے حوالے سے کمیٹی کا رخ کیا ہے، ہم کمیٹی کے ساتھ اس مسئلہ پر کیا تبادلہ خیال کر سکتے ہیں؟

ج) کمیٹی کا یہ ارادہ ہے کہ وہ سوالناموں کو سلسلہ وار ڈھنگ سے جاری کریگی؛ پہلے 'سبسٹانس' سے متعلق، پھر 'پروسیجر' اور آخر میں 'ایوی ڈینس' سے متعلق۔ قانون کے ان شعبوں کو الگ الگ نہیں سمجھا جا سکتا، کیونکہ یہ سب ایک دوسرے سے جڑے ہوے ہیں۔ بڑے پیمانے پربات کی جائے تو 'سبسٹانٹیو کریمنل لاء' یہ طے کرتا ہے کہ کونسا عمل جرم ہے۔ 'پرو سیجرل اور ایوی ڈینٹری قوانین' یہ طے کرتے ہیں کہ عدالت میں جرم کیسے ثابت کیا جائے۔ متعلقہ افراد یہ تجویز پیش کر سکتے ہیں کہ نئے جرائم (جرائم کی نئی تعریف) کو جوڑا جائے یا موجودہ جرائم (کی تعریف) میں ترمیم کی جائے، لیکن ظاہر ہے کہ انکی یہ شرط ہوگی کہ 'پروسیجرل اور ایوی ڈینٹری سیف گارڈز' یہ یقینی بنائیں کہ مقدمہ کی شنوائی منصفانہ طریقے سے ہوگی۔ 'سبسٹانس'، 'پروسیجر' اور 'ایویڈینس' کے حوالے سے علیحدہ علیحدہ تجاویز پیش کرنا ممکن نہیں ہے۔

4۔ طریقہ کار

الف) کمیٹی کے بارے میں بنیادی معلومات اس کی ویب سائٹ پر موجود ہیں۔ آپ کمیٹی کی مشاورت میں تبھی حصہ لے سکتے ہیں جب آپ ان آن لائن وسائل تک رسائی حاصل کرپا نے میں اہل ہیں اور ظاہر ہے آپ ویب سائٹ کی زبان (انگریزی) سے بھی واقف ہیں۔ ایک ایسے ملک میں جہاں سیکڑوں زبانیں بولی جاتی ہیں اور جہاں انٹرنیٹ کی رسائی ابھی ابھی ہر جگہ ممکن نہیں ہوپائی ہے، وہاں ایسے طریقہ کار کو اپننا ایک 'اسکلوزنری' عمل ہے۔ یہاں یہ یاد دہانی کرا دینا ضروری ہے کہ جب ہم پینڈیمک سے جوجھ رہے ہیں، اسی درمیان متعدد ہندوستانی طلباء آن لائن کلاسیز کی سہولت سے محرومی کی وجہ کر خود کشی کے سبب اپنی جان گنوا بیٹھے ہیں۔۔

5 کمپوزیشن

الف) کمیٹی صرف پانچ ممبران پر مشتمل ہے۔ پانچوں ممبران کل وقتی ملازمت میں ہیں۔ لہٰذا کمیٹی کے کام کرنے کی مختصر متعینہ مدت کے پیش نظر، یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ یہ اپنی ذمہ داری کل وقتی ممبران کے بغیر جمہوری طور پر سر انجام دے پائے گی۔

ب) کمیٹی میں نسل، جنس، مذہب یا ذات کے لحاظ سے اقلیتوں کی نمائندگی کا کوئی خیال نہیں رکھا گیا ہے۔ جہاں تک ہم بتا سکتے ہیں، مزدور اور معزور طبقہ کی طرف سے بھی کوئی نمائندگی نہیں ہے۔ وہ علاقے جو تنازعہ کا شکار ہیں انکی تو بات ہی چھوڑیئے، کمیٹی میں شمالی ہند سے باہر کا کوئی ممبر نہیں ہے۔ سول سوسائٹی تنظیموں سے بھی کوئی نمائندہ نہیں

ہے، جو ان پسماندہ طبقے کے لوگوں کے ساتھ کام کرتے ہیں، جو ایک طرف تو پولیس کی ازحد نگرانی میں رہتے ہیں مگر دوسری طرف غیر محفوظ زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جو فوجداری قوانین سے سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں، انہیں اس عمل کا حصہ ضرور بنا یا جانا چاہئے، تا کہ نہ صرف جمہوری اعتبار سے اسے جواز حاصل ہوپا تا بلکہ یہ بھی ممکن ہو پاتا کہ اصلاح کا یہ عمل معنی خیز اور موثر ہے۔ مثال کے طور پر، کمیٹی نے اس بارے میں رائے طلب کی ہے کہ آیا غیرت کے نام پر قتل کو آئی پی سی کے تحت ایک خاص جرم گردانا جائے، اور اسے کس طرح سے سزا دی جائے۔ غیرت کے نام پر قتل عام طور پر ذات پات، مذہب یا جنس پر مبنی طاقت (پاور) کے مظاہرہ کے لئے یا پھر اس پاور اسٹرکچر کو برقرار رکھنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ لہذا وہ لوگ جو اس مسئلہ (پسماندگی) پر بول سکتے ہیں انہیں اس عمل (اصلاح کے عمل) میں شامل نہ کر کے اس معاملے میں اصلاحات متعارف کروانا بے معنی ہے۔

ج) 'لاء کمیشن آف انڈیا' کا کام ہی ہے کہ وہ قا نون کے متنازعہ معاملوں پر غوروفکر کرے اور بڑے پیمانہ پر مشاورت کے بعد اصلاحات کی سفارش کرے۔ اس سطح اور اتنی اہمیت کے حامل والے کسی کام کے لئے لاء کمیشن کی سفارش کے بغیر کسی خاص/باہری کمیٹی کی تشکیل دینا کسی بھی اعتبار سے قابل جواز نہیں ہے۔

مندرجہ بالا تنقید اور حقائق کی روشنی میں، یہ ضروری ہے کہ کمیٹی فورا اپنا کام روک دے۔ اگر فوجداری قا نون میں اصلاح کرنا ہے تو یہ یقینی بنا یا جائے کہ یہ کام ایسی کمیٹی کرے جس میں ہر طبقہ کی نمائندگی ہو اور وہ یہ کام بڑے پیمانہ پر لوگوں سے مشورہ/رائے لینے کے بعد کرے۔ کمیٹی یہ بھی یقینی بنائے کہ اس کا طریقہ کار شفاف بھی ہے اور جامع بھی۔ اور ظاہر ہے یہ کام تب ہی کیا جائے جب کووڈ-19 وبا کا اثر کم ہوجائے۔